صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 11 دسمبر 2012ء بمطابق 26 محرم الحرام 1434 ہجری بعد از دوپہر چار بجکر پندرہ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَانِ الرَّحِيمِ۔

وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُO وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّورُO وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُورُO وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَن يَشَاءُ وَمَا أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِO إِنْ أَنتَ إِلَّا نَذِيرٌ۔ صَدَقَ اللهُ الْعَظِيم۔

(ترجمہ): اور اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں۔ اور نہ تاریکی اور نہ روشنی۔ اور نہ چھاؤں اور دھوپ۔ اور زندے اور مردے برابر نہیں ہو سکتے اللہ جس کو چاہتا ہے سنوا دیتا ہے اور آپ ان لوگوں کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں (مدفون) ہیں۔ آپ تو صرف ڈرانے والے ہیں۔ وآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ جی۔ میں اپنی طرف سے، ممبران صوبائی اسمبلی اور اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرف سے 'نیشنل یوتھ اسمبلی' کے نوجوان ممبران کو صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا آمد پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ (تالیاں) اور امید رکھتا ہوں کہ وہ صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کے دورے کو مثبت پائیں گے اور مستقبل میں اس ملک و قوم کی باگ ڈور میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں گے، ان شاء اللہ۔

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

Mr. Speaker: 'Question's Hour': Mr. Aurangzeb Nalotha Sahib, Sardar Nalotha Sahib, Question number?

سردار اورنگزیب نلوٹھا: کوئسچن نمبر 5 ہے جی۔

جناب سپیکر: جی؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: کوئسچن نمبر 5 ہے۔

جناب سپیکر: جی۔

* 05 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر مال از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ ضلع مانسہرہ کے بعد ایبٹ آباد میں بھی بندوبست کا ارادہ رکھتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) ضلع ایبٹ آباد کی کن کن یونین کونسلوں میں بندوبست کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) ضلع ایبٹ آباد میں عرصہ دراز سے جو پٹواری ایک جگہ پر تعینات ہیں، حکومت انہیں تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؛

(iii) سال 2010 سے تاحال جو پٹواری ضلع ایبٹ آباد میں تعینات ہیں، ان کے نام، حلقہ اور تاریخ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد شجاع خان (وزیر مال واملاک) (جواب وزیر ماحولیات نے پڑھا): (الف) ضلع مانسہرہ کے ساتھ ساتھ ضلع ایبٹ آباد میں بھی کام بندوبست بحوالہ نوٹیفکیشن No.1724-36 DLR مورخہ 29-06-2012 شروع ہو چکا ہے۔

(ب) (i) ضلع ایبٹ آباد کی تحصیل حویلیاں کی تمام 16 یونین کونسلوں میں کام بندوبست شروع ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

فہرست یونین کونسلز تحصیل حویلیاں ضلع ایبٹ آباد

نمبر شمار	نام یونین کونسل	تحصیل
01	حویلیاں اربن	حویلیاں
02	لنگرا	
03	گڑھی پھلگراں	
04	جھنگڑہ	
05	بانڈہ عطائی خان	
06	دیوال منال	
07	مجوہاں	
08	ناڑہ	
09	لنگڑیال	
10	پھلہ	
11	گرینی	
12	نگری ٹوٹیال	
13	سہر شرقی	
14	سہر غربی	
15	تاجوال	
16	لورا	

(ii) جی ہاں، صوبائی حکومت کی پالیسی کے مطابق متعلقہ ضلع کلیکٹر، ہر دو سال بعد پٹواریوں کو ایک حلقہ سے دوسرے حلقہ تبدیل کرتا ہے۔ جہاں تک بندوبستی پٹواریوں کا تعلق ہے، ان میں کسی کی بھی مقرر کردہ مدت پوری نہیں ہوئی۔ مدت پوری ہونے کے بعد صوبائی حکومت کی پالیسی کے مطابق تبادلے کئے جائیں گے۔

(iii) تحصیل حویلیاں کے جملہ پٹواریان کی فہرست بمعہ تاریخ تعیناتی کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

Sardar Aurangzeb Nalotha: Ji, yes.

جناب سپیکر: جی بسم اللہ۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اس میں سر، میں نے یہ پوچھا ہے کہ ضلع ایبٹ آباد کی کن کن یونین کونسلوں میں بندوبست کیا گیا ہے، کیا جانا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟ توانہوں نے تفصیل یہ دی ہے کہ تحصیل حویلیاں کی 16 یونین کونسلوں میں بندوبست کا کام شروع ہے۔ واقعی کام شروع ہے لیکن میں یہ پوچھنا چاہونگا منسٹر صاحب سے کہ جس طرح یہ کام شروع ہے، اگر اس طریقے سے سستی سے جس طرح کام جاری ہے، اس میں بڑا لمبا ٹائم لگے گا، توکب تک ان 16 یونین کونسلوں میں، جو ایک تحصیل کی ہے، ان پر کام کوکب تک مکمل کیا جائے گا؟ دوسرا جی میرا ایک ضمنی کوئسچن یہ ہے کہ سال 2010 سے تاحال جو پٹواری ضلع ایبٹ آباد میں تعینات ہیں، ان کے نام اور تاریخ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟ توانہوں نے جواب دیا ہے کہ تحصیل حویلیاں کے جملہ پٹواریان کی فہرست بمعہ تاریخ تعیناتی مرتب ہوکر ارسال خدمت ہے۔ اس میں جو تفصیل دی گئی ہے، ڈسٹرکٹ، تحصیل ایبٹ آباد کی دی گئی ہے، تحصیل حویلیاں کی تفصیل فراہم نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل سردار۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: تھینک یو، جناب سپیکر۔ ایک تو مجھے لگتا ہے کہ آج منسٹر صاحب تشریف نہیں لائے اور بہت بہتر ہوتا کہ بڑا Important Question تھا۔ ہم حکومت کے مشکور ہیں کہ ہماری ریکویسٹ پر انہوں نے ایبٹ آباد میں بندوبست شروع کروایا تھا اور ہم نے کئی دفعہ یہ معاملہ یہاں جناب سپیکر Raise کیا تھا کہ یہ واحد ضلع ہے جس میں سارا جو ریکارڈ تھا، دو دفعہ جناب سپیکر، آگ لگنے کی وجہ سے مکمل طور یہاں جل کر راکھ ہوگیا تھا اور کوئی ریکارڈ موجود نہیں ہے جناب سپیکر ایبٹ آباد کے اندر۔ اس وقت کے منسٹر مخدوم صاحب کے مشکور ہیں کہ ہم نے یہاں بات کی اور انہوں نے آرڈر کیا لیکن بدقسمتی ہے جناب سپیکر، سات مہینے سے زیادہ عرصہ ہوگیا ہے، انہوں نے سارے Trainee جو پٹواری تھے جناب سپیکر، جو Trainee لوگ تھے، ان کو لگایا جن کے پاس نہ توکوئی Experience ہے، نہ جناب سپیکر، ان کو Facilitate کرنے کیلئے سامان تھا جنہوں نے زمین کی پیمائش کرنی ہے۔ صرف اتنا کیا ہے جناب سپیکر، کہ انہوں نے حویلیاں میں ایک جگہ رکھی ہے، جہاں وہ جاتے ہیں اور صبح حاضری لگواکر آجاتے ہیں، گورنمنٹ کا پیسہ لیتے ہیں اور کتنے مہینوں سے جناب سپیکر، Practically کوئی کام سرے

سے شروع ہی نہیں ہو سکا۔ تو ہم یہ ریکویسٹ کریں گے کہ آپ کی مہربانی، آپ نے ہماری ریکویسٹ پر یہ کام شروع کیا لیکن وہ پٹواری صاحبان انتظار کرتے ہیں کہ یہ حکومت ختم ہو جائے تو اس کے بعد شاید وہ شروع کرنا چاہتے ہیں بندوبست کا کام، تو منسٹر صاحب بتانا پسند کریں گے کہ کیا واقعی پریکٹیکل کام شروع ہو گا؟ ایسا نہ ہو کہ جناب سپیکر، جو بڑی بڑی وہاں زمینیں ہیں، جائیدادیں ہیں، جو بڑے بڑے ہاؤسز بنے ہوئے ہیں، کئی لوگ اپنے نام، بلور صاحب الاٹ کروالیں، ہو سکتا ہے، ایسا ممکن ہے آجکل اور مجھے سر خطرہ ہے کہ کہیں گورنر ہاؤس کسی کے نام نہ کروالیں۔ جناب سپیکر، ادھر ہی ہم چاہتے ہیں کہ ضروری ہے کہ ایک دفعہ پھر یہ بندوبست مکمل ہو جائے کیونکہ ہمارے لوگ مارے مارے تحصیلوں میں اور ضلعوں میں پھرتے ہیں، پٹواریوں کے پاس کوئی سامان نہیں ہے، ہمارے جو کیسز ہیں جناب سپیکر، پچھلے کئی سالوں سے پینڈنگ ہیں تو ہماری ریکویسٹ ہے کہ مہربانی کر کے اس بندوبست کو عملی طور پر شروع کیا جائے جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ گورنر ہاؤس جو ہے نا، آپ کے نام اگر الاٹ ہو جائے تو خاموش رہیں گے ؟

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> نہیں جناب سپیکر، اگر آپ یقین دلادیں تو پھر کوئی بات نہیں ہے۔ بڑی مہربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> (قہقہہ)

<u>جناب بشیر احمد بلور {(سینیئر وزیر بلدیات)}:</u> ایک منٹ مجھے اجازت دیں جناب سپیکر صاحب! انہوں نے میرا نام لیا ہے تو میں ذرا جواب دوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی بسم اللہ۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> میں نے آپ کا نام نہیں لیا۔

<u>سینیئر وزیر بلدیات:</u> آپ نے کہا ہے کہ بلور صاحب کہیں کرالیں تو۔۔۔۔۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> میں نے آپ کا نام نہیں لیا ہے، میں نے حکومت کا نام لیا ہے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Ji honourable Wajid Ali Khan! On behalf of Minister Revenue.

<u>جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات):</u> محترم سپیکر صاحب! سردار صاحب نے جو کوسچن Raise کیا ہے، یقیناً یہ ایک بہت اہم سوال ہے اور خاصکر ایبٹ آباد کے حوالے سے جہاں پر اب نیا پٹوار بندوبست شروع ہے تو اس حوالے سے On the ground جو مجھے دیا گیا ہے محکمے کی طرف سے، تو اس سال اس کیلئے ایک کروڑ 37 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں اور اس حوالے سے ان کی جو تمام ضروریات ہیں، وہ ان کو

Provide کی جاچکی ہیں۔ تحصیل حویلیاں کی 16 یونین کونسلوں میں 22 پٹوار حلقہ جات ہیں اور 104 موضع جات پر مشتمل ہیں جن کیلئے اس حوالے سے 6 گرداور اور 18 پٹواریوں کی تعیناتی ہوچکی ہے اور انہوں نے عملی کام شروع کیا ہے۔ اگر اس میں تھوڑی بہت کوئی کمی یا کمزوری ہے تو ہم متعلقہ ایم پی اے صاحب سے درخواست کریں گے کہ وہ ہمیں نشاندہی کریں، اس حوالے سے ڈیپارٹمنٹ اپنی ذمہ داری پوری کریگی۔ اگر اس میں کوئی سستی ہے یا کوئی ان کو مشکل ہے یا کسی چیز کی ان کو کمی ہے تو وہ تمام چیزیں ان کو Provide کی جائیں گی اور میرے خیال میں ایسی کوئی بات نہیں ہوگی کہ اس حکومت کے علاوہ کوئی دوسری حکومت جو ہے، بندوبست شروع کرے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ موؤر، جی آپ کیا کہتے ہیں کہ رنگروٹ سپاہی وہ پٹواری ہیں؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں سپیکر صاحب کہ جو پیمائش کا سامان ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ ان کے پاس نہیں ہے؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی جی، ان کے پاس وہ نہیں ہے اور ان کی کتابیں زمین پر، میں خود گیا ہوں وہاں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان کا پیمائش کا سامان تو بس وہی ایک پن ہوتا ہے اور۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جو اتنا پیسہ انہوں نے رکھا ہے تو فوری طور پر ان کو پیمائش کا سامان مہیا کریں اور ان کے پاس کتابیں رکھنے کی جگہ نہیں ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ جو نئے لڑکے ادھر بھیجے گئے ہیں، وہ بندوبست کو نہیں سمجھتے ہیں۔ وہاں پہ تجربہ کار پٹواریوں کو بھیجا جائے جو بندوبست کو سمجھتے ہیں۔ Kindly وہ جو نئے لڑکے بھیجے گئے ہیں، ان کو واپس کرکے جو تجربہ کار پٹواری ہیں، ان کو وہاں بھیجا جائے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! شکر کرو، یہ صحیح کام کرلیں گے، اگر پرانے گاگڑ آگئے تو پتہ نہیں کیا حشر کردیں گے، خوش نہیں ہوتے کہ آج نئے لوگ آئے ہیں؟

سید مفتی جانان: نا تجربه کار پټواريان جي مونږ ته دوئ راستوی۔

جناب سپیکر: (قہقہہ) جی مفتی صاحب، ٹھیک وایئ۔ ویسے ان پہ نظر رکھی جائے، مجھے تو اندازہ ہے کہ یہ نئے لوگ اچھا کام کریں گے بجائے پرانے لوگوں کے لیکن ان پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے اور جاوید عباسی صاحب! آپ تو بڑے ٹھیک ٹھاک سمجھتے ہیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں سر، ان پر نظر رکھنا کوئی آسان کام ہے؟ یہ تو چار سالوں میں چار منسٹرز تبدیل کرا چکے ہیں جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: (قہقہہ) نور سحر صاحبہ۔نور سحر صاحبہ، سوال نمبر؟

محترمہ نور سحر: کوئسچن نمبر 12۔

جناب سپیکر: جی۔

* 12 _ محترمہ نور سحر: کیاوزیر جنگلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 12-2011 کے دوران محکمہ نے ہزارہ اور ملاکنڈ ڈویژن میں ٹمبر سمگل کرنے پر کئی افراد کے خلاف کارروائی اور لکڑی بھی پکڑی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ عرصہ کے دوران پکڑی گئی لکڑی اور ٹمبر مافیا کے خلاف کارروائی کی تفصیل، نیز ان علاقوں میں جنگلات کی چیک پوسٹوں پر غفلت برتنے والے افراد کے خلاف کارروائی اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): (الف) ہاں یہ درست ہے۔

(ب) مذکورہ عرصے کے دوران پکڑی گئی لکڑی اور ٹمبر مافیا کے خلاف کارروائی اور سرکاری امور میں غفلت / لاپرواہی برتنے پر محکمانہ کارروائی کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ لوئر ہزارہ فارسٹ سرکل

سال 12-2011 کے دوران لوئر ہزارہ فارسٹ سرکل میں لکڑ سمگلنگ کرنے پر 1060 افراد کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے 47871 مکسر فٹ لکڑی پکڑ کر -/3,22,56,190 روپے عوضانہ وصول کر کے قومی خزانے میں جمع کرایا گیا ہے۔اسی دوران چیک پوسٹوں اور 'بیریئر' پر تعینات سٹاف کے خلاف محکمہ نے جو کارروائی کی ہے، اس کی تفصیل بمعہ عرصہ تعیناتی ذیل ہے:

نمبر شمار	فارسٹ ڈویژن سرن		
	نام ملازم اور عہدہ	چیک پوسٹ / بیریئر	عرصہ تعیناتی
01	علی احمد (فارسٹ گارڈ)	دومیل	20-06-11تا30-10-11
02	محمد ہارون (فارسٹ گارڈ)	اہل	24-04-08تا10-01-12
03	خضر حیات (فارسٹ گارڈ)	اہل	12-11-10تا18-01-12

فارسٹ ڈویژن ہری پور			
01	گلستان: فارسٹ گارڈ	جھاری کس	25-03-11تا13-08-12
02	مرسلین اختر۔فارسٹ گارڈ	جھاری کس	25-12-09تا16-09-11

2۔ اپر ہزارہ فارسٹ سرکل

سال 2011-12 کے دوران اپر ہزارہ سرکل میں پکڑی گئی لکڑی اور ٹمبر مافیا کے خلاف کی گئی کارروائی اور وصول کردہ جرمانہ کی تفصیل ڈویژن وائز درج ذیل ہے:

نمبر شمار	فارسٹ ڈویژن	تفصیل لکڑی (مکسر فٹ)	رقم عوضانہ (روپے)
01	اگرور تناول	2209-34	2584100
02	ہزارہ ٹرائبل	2005-00	1728251
03	لوئر کوہستان	693-00	389200
04	اپر کوہستان	---	---
05	پٹرول سکواڈ	907-80	604871
	کل تعداد	5815-14	5306422

مندرجہ بالا رقم عوضانہ کے علاوہ ملزمان سے بابت نقصان جنگل برین اگرور تناول فارسٹ ڈویژن مبلغ 5750762 روپے عوضانہ بھی وصول کیا گیا، لہذا بہ دوران سال 2011-12 کل مبلغ 11057184 روپے ملزمان جنگل سے عوضانہ وصول کیا گیا۔ محکمہ جنگلات اپر ہزارہ فارسٹ سرکل میں لگائی گئی چیک پوسٹوں کی اوران پر تعینات عملہ بمعہ عرصہ تعیناتی ذیل ہے:

نمبر شمار	اگرور تناول		
	نام ملازم اور عہدہ	چیک پوسٹ / بیریئر	عرصہ تعیناتی
01	جہانزیب / محمد نصیر (فارسٹ گارڈ)	کنڈار	3ماہ
02	افتخار / جان محمد (فارسٹ گارڈ)	گلی بردال	15-10-11تاحال
03	ریاض احمد / محمد بشیر	دربند	1ماہ

	(فارسٹ گارڈ)		
04	محمد رفیق (فارسٹ گارڈ)	متسریاں	12-06-12تاحال
05	سردار / سجاول ارشد (فارسٹ گارڈ)	شنگلی بانڈی	03-10-12تاحال
	ہزارہ ٹرائبل		
01	فیض الرحمان (فارسٹ گارڈ)	نوگرام الائی	2سال 8ماہ
02	محمد اقبال، عبیداللہ (فارسٹ گارڈ)	رباط کنڈاؤ الائی	2سال
03	دلدار محمد (فارسٹ گارڈ)	کس پل بٹگرام	3سال
04	نیاز احمد شاہ (فارسٹ گارڈ)	ایضاً	3ماہ
05	عطاالرحمان (فارسٹ گارڈ)	ایضاً	1سال 5ماہ
06	آصف نواز (فارسٹ گارڈ)	ایضاً	2ماہ
	لوئر کوہستان		
01	قدیم خان (فارسٹر) زیارت گل (فارسٹ گارڈ)	چکئی	1سال
02	سردار رحمان شاہ، نذر (فارسٹ گارڈ)	ایضاً	ایضاً
03	گل داد (فارسٹر) عید کیری، عبدالرؤف، نواب علی (فارسٹ گارڈ)	ایضاً	جولائی 2012تاحال
	اپر کوہستان		
01	عمر خان (فارسٹ گارڈ)	شتیال	01-07-11تا04-11-11 (5ماہ) 29-04-11 تا 03-06-12 (2ماہ 21دن)

02	مختیار احمد (فارسٹ گارڈ)	ایضاً	01-07-11 تا 09-04-12 (9ماہ21دن)
03	عبدالہادی (فارسٹ گارڈ)	ایضاً	01-07-11 تا 09-04-12 (9ماہ21دن) 03-06-12 تا30-6-12 (27دن)
04	نصیب خان	ایضاً	01-07-11 تا 09-04-12 (9ماہ21دن)
05	عبدالقافی	ایضاً	09-04-12 تا 30-06-12 (2ماہ21دن)

سال 2011-12 کے دوران درج ذیل افراد کے خلاف سرکاری امور میں غفلت اور لاپرواہی برتنے پر محکمانہ کارروائی عمل میں لائی گئی ہے:

نمبر شمار	نام ملازم اور عہدہ
01	جان محمد، تنویر شاہ، محمد لیاقت (فارسٹ گارڈز)
02	محمد ریحان (فارسٹ گارڈ)
03	محمد سلیم (فارسٹ گارڈ)
04	سردار (فارسٹ گارڈ)
05	شاہ حسین (فارسٹ رینجر) یوسف (فارسٹر) ارشد (فارسٹ گارڈ)
06	نزیرالحمان (ڈرائیور)
07	محمد یوسف (فارسٹر)، جان محمد (فارسٹ گارڈ)
08	فردون (فارسٹر)، یاسر رفیق (فارسٹ گارڈ)
09	جاوید (فارسٹر)، ریاض (فارسٹ گارڈ)

<u>جناب سپیکر:</u> مطمئن ہیں؟

<u>محترمہ نور سحر:</u> نہیں سر۔ تھوڑا سا ایک کوئسچن ہے، اور تو ٹھیک ہے لیکن سر ہم نے لکھا ہوا تھا کہ ان افراد کے خلاف آپ نے کیا کارروائی کی ہے؟ انہوں نے افراد کے نام اور اس کی تفصیل تو دی ہے لیکن ان

کے خلاف جو کارروائی ہوئی ہے، اس کیلئے انہوں نے کچھ نہیں بتایا کہ جو بندے چیک پوسٹوں پر پکڑے گئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: Thank you very much, Janab Speaker، مہربانی۔ منسٹر صاحب نے بتایا ہے، منسٹر صاحب نے ان بندوں کی نشاندہی کی ہے جو ایک 'بیریئر' کے اوپر کام کرتے ہیں، انہوں نے نام بھی دیئے ہیں۔ ہم یہ پوچھنا چاہ رہے تھے کہ جو سٹاف جنگل کے اندر ہے جناب، جہاں سے کٹائی ہوتی ہے، جہاں سے لے جاتے ہیں اور اگر پورے ضلع کے اندر کسی جگہ پر لیکر جا رہے ہیں اور سمگل کر رہے ہیں تو ان میں سے کسی آدمی کے خلاف جناب سپیکر، کوئی نام نہیں دیا گیا، اس کے بارے میں کوئی نہیں بتایا گیا کہ اس کے خلاف بھی کیا کارروائی ہوگی؟ یہ تو وہ لوگ ہیں جناب سپیکر، جو اگر بیس ٹرک لیکر نکل گئے اور ایک 'بیریئر' پر انکو روک دیا گیا، تو یہ ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں جب داخل ہوتے ہیں جناب سپیکر، یا ایک تحصیل سے دوسری تحصیل میں داخل ہوتے ہیں، تو اس وقت یہ پوچھیں؟ لیکن سب سے زیادہ جنگل چونکہ جہاں کٹائی ہوتی ہے جناب، اس سٹاف کے خلاف کیا کوئی ایکشن ہوا ہے؟ دوسرا میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جنگل کی زمین پر بے شمار لوگوں نے قبضہ بھی کیا ہوا ہے۔ ہم نے کئی دفعہ یہاں کھڑے ہو کر کہا ہے کہ وہ زمین واگزار کرائی جائے، واپس لی جائے تو کیا منسٹر صاحب بتانا پسند کریں گے کہ کوئی پالیسی ہے کہ جن لوگوں نے زمین پر قبضہ کیا ہے، ان سے زمین واپس ہوگی؟

سردار شمعون یار خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: سردار شمعون یار خان، پلیز۔ جی سردار صاحب، شمعون یار خان۔

سردار شمعون یار خان: تھینک یو سر۔ میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں جی کہ یہاں پر ڈیٹیل میں کوئسچن تو آیا ہے کہ جس طرح لکڑی پکڑی گئی ہے اور جن جن فارسٹ گارڈز اور باقی اہلکاروں کی غفلت سے ہوا ہے تو میں یہ بات کہنا چاہونگا کہ جو اس کا Source ہے، جہاں سے یہ کٹائی شروع ہوتی ہے، وہاں پر اگر گورنمنٹ یا ڈیپارٹمنٹ صحیح طرح سے اس کی نگرانی کرے، نگرانی اسلئے کہ وہاں پر سٹاف نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس بات کی کیا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! ادھر تو جنگل میں منگل ہوتا ہے، ادھر تو اور معاملہ۔۔۔۔۔

سردار شمعون یار خان: اس بات کی کئی دفعہ نشاندہی بھی کر چکے ہیں کہ اس پورے ایریا کیلئے فارسٹ گارڈ کی تعداد بڑھائی جائے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

سردار شمعون یار خان: تاکہ اس چیز کو کنٹرول کیا جاسکے۔

Mr. Speaker: Ji honourable Minister for Environment, please.

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): محترم سپیکر صاحب! نور سحر بی بی کا جو سوال آیا ہے، یقیناً یہ ایک بہت (اہم) سوال ہے اور اس حوالے سے بہت ڈیٹیل کیساتھ جوابات دیئے گئے ہیں اور اس میں جو کارروائی کی گئی ہے اور جو جرمانے وصول کئے گئے ہیں، تو یہ گھوڑوں کے جرمانے ہیں اور اسی کے ساتھ جو ہزاروں فٹ لکڑی ضبط کی جاچکی ہے، جس طرف اس نے اشارہ کیا ہے تو ان لوگوں کے خلاف کارروائی ہو رہی ہے، تو اس میں انکوائری جو مختلف لوگوں کے حوالے سے، مختلف ضلعے ہوتے ہیں، جو اس کی انکوائری کرتے ہیں، کوئی ڈی ایف او کے لیول پہ ہوتی ہے، کوئی ایس ڈی ایف او کے لیول پہ ہوتی ہے، کوئی اس سے آگے، تو اس کیلئے انکوائری کا ایک طریقہ کار ہے کہ اس کے مطابق ان کے خلاف انکوائری بھی ہوتی ہے اور اس میں جن لوگوں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے تو اس میں ان کے نام اور عہدے وغیرہ موجود ہیں لیکن جس طرح اس نے کہا کہ ان کو سزا کتنی ملی ہے؟ تو میرے خیال میں وہ اس میں نہیں ہے کیونکہ اس حوالے سے جن کے خلاف کارروائی کی گئی ہے تو ان کے نام بھی دیئے گئے ہیں، تقریباً نو/ دس بندے ہیں جن کو سزا ہو گئی ہے تو میرے خیال میں جو سزاوار ہیں تو کوئی نیا سوال آئے تو اس کے مطابق ہم نام بھی لیں گے کہ کتنے لوگوں کے خلاف سزا اور جزا کا فیصلہ ہو چکا ہے؟ تو میرے خیال میں اگر اس کی جگہ نیا سوال لے آئیں تو ہم اس میں ان کو جواب دیں گے۔ باقی جاوید عباسی صاحب نے جو سپلیمنٹری کیا ہے تو میرے خیال میں انہوں نے ایک نیا سوال اٹھایا ہے کہ جہاں جہاں پہ یہ زمین قبضہ ہے تو اگر وہ سوال لے آئیں اسمبلی کے فلور پہ تو ہم اس کو جواب ان شاء اللہ تعالیٰ دیں گے اور اس کو مطمئن بھی کریں گے کہ ان کے خلاف کیا کارروائی ہو سکتی ہے؟ ہم کریں گے، ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ محترمہ نور سحر صاحبہ، سوال نمبر؟

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر! اس سوال کا جواب تو انہوں نے نہیں دیا۔

جناب سپیکر: کس کا؟

محترمہ نور سحر: میرا وزیر صاحب سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ ٹرین، وہ ٹرین پلیٹ فارم چھوڑ چکی ہے، آگے بڑھیں جی، ابھی نیا کوئسچن۔۔۔۔۔

محترمہ نور سحر: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: بس دا مې هغوی ته رولنگ ورکړو جی۔ نیا کوئسچن۔۔۔۔۔

محترمہ نور سحر: 23۔

(سوال نمبر 23 مع جواب ضمیمہ میں ملاحظہ کریں)

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ نور سحر: Yes Sir۔ انہوں نے جو لکھا ہوا ہے کہ انہوں نے ایشین ڈیویلپمنٹ بینک سے جو فنڈ وصول کیا تھا اور اس کو پھر واپس کر دیا ہے تو 2005 میں یہ شروع ہوا تھا اور 2011 میں مکمل ہونا تھا لیکن انہوں نے 2008 میں اس کو واپس کر دیا۔ آیا یہ اس ملک کی اور اس صوبے کی بدنامی نہیں ہے کہ یہ فنڈ لیکر واپس کرتے ہیں یا ان میں یہ اہلیت نہیں ہے کہ اس فنڈ کو Use کر سکیں؟ (تالیاں) 2008 میں ٹھیک ہے ہماری گورنمنٹ آگئی ہے اور 2008 میں یہ نہیں تھے لیکن جس وقت یہ آئے تو ان Responsible افسران کے خلاف کیا انہوں نے کارروائی کی ہے جنہوں نے فنڈ لیکر واپس کیا ہے؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان، سپلیمنٹری۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی سر۔ سر، دا د سستم سوال دے، په سستم باندې کومه سر۔ سر، د دوئ دا شق نمبر 2 چې دے، دا لکه تاسو اووایئ جی، دوئ لیکلی دی " ایشیائی ترقیاتی بینک کی رپورٹ کے مطابق منصوبے کا ڈیزائن مقامی حالات کے مطابق حقیقت پسندانہ نہیں تھا اور نہایت پیچیدہ تھا حالانکہ منصوبے کا پی سی ون ایشیائی ترقیاتی بینک کے کنسلٹنٹ نے تیار کیا تھا"، جناب سپیکر، زما په دیکښې یو سوال دے چې دا پی سی ون څوک Approve کوی؟ دا مونږه Observe کړې ده جی چې کله مونږه د ډونرز نه 'لون' یا ګرانټ اخلو نو زمونږه هغوی ته بالکل یو Liberal approach وی چې تاسو څه وکړل نو مونږ ته منظوره ده او د هغې د وجې نه چې کوم ګرانټ یا 'لون' مونږه اخلو نو هغه ضائع کیږی۔ اوس کنسلټنټ دے، هغه نوکر دے د بینک جی، د ترقیاتی بینک نوکر دے جی، د هغه Paymaster هم هغه دے، هغه به هغه

ګوری چې کوم د هغه'لون' ورکولو والا ډونر چې دے یا'لون' ورکوی یا ګرانټ ورکوی، هغه به د هغه Objectives ګوری۔ سر، پی سی ون چې کله Approve کیږی، د هغې یؤ پروسیجر وی، هغه پروسیجر چې Adopt شی نو بیا پکار دا ده چې زمونږه د افسرانو کوم پوزیشن دے، هغه په دیکښې وګوری چې هلکه دا یؤ پراجیکټ مونږه کوؤ، که'لون' دے واپس کوؤ به، که ګرانټ دے احسان به اخلو، نو چې دا دواړه کاره مونږه کوؤ کنه سر، نو مونږ له پکاردا ده چې په هغې کښې وګورو چې دا حقیقت پسندانه وو که نه وو؟ ولې داسې شے دوئ Approve کولو چې پریکټیکل نه وو او دویمه دا چې که'لون' وو سر، نو بیا د هغې نقصان شوے دے نو پکار دا ده، دا نه چې پیسې اخلو،'لون' اخلو نو واپس کوؤ به ئے؟ نو سر، دا ده چې د پی سی ون Approving authority په دیکښې څوک وه او هغوی خپل کار ولې نه دے کړے؟ پکار دا ده چې دا راغے چې بهئ دا پریکټیکل نه دے او دا مونږ نشو Implement کولے، چې هغه ئے بند کړے وے۔

<u>جناب عبدالستار خان</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر</u>: جی ستار خان صاحب۔۔۔۔

(قطع کلامی)

<u>جناب سپیکر</u>: د هغوی نه پس۔ ستار خان۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب عبدالستار خان</u>: ضمنی کوئسچن، میرے خیال میں اس کو پینڈنگ کر دیں، ایک میرا بنیادی ضمنی کوئسچن ہے اس میں۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر</u>: نه، دا په ضمنی کوئسچن باندې به Reply کوی څوک؟

(شور)

<u>Mr. Speaker</u>: It's kept pending, pending-----

(Interruption)

<u>جناب سپیکر</u>: او کنه جی، پینډنګ۔۔۔۔

(قطع کلامی)

Mr. Speaker: It's kept pending, ruling is ruling. Mohtarama Noor Sahar Sahiba again, Question number?

Ms. Noor Sahar: Question No. 24.

Mr. Speaker: Answer be taken as read.

محترمہ نور سحر: دے هم نشته نو بس څه کوئ؟ سر، پینډنګ ئے کړئ۔

جناب سپیکر: جی کوئی ٹریژری بنچز سے جواب دیتا ہے اس کو سچن کا؟

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: دا د چا دے؟

محترمہ نور سحر: سر، دا کمیټئ ته اولیږئ، په هغې کښې به پخپله ډیټیل دوئ ورکړی۔

جناب سپیکر: نه کمیټئ ته ئے که اولیږو نو هغه چیئرمینان صاحبان هم کوم دا سې۔۔

محترمہ نور سحر: بس کمیټئ ته ئے اولیږئ سر نو۔

جناب سپیکر: جی منسٹر اند سٹریز نہیں ہیں، وہ بھی نہیں ہیں۔

(شور / قطع کلامیاں)

محترمہ نور سحر: سر، وہ بھی نہیں ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: سر، وزیر بالکل نہیں آتے، روزانہ یہی حال ہے۔ سر، کوئی نہیں آتا، تمام ہاؤس اس پر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کام ہے سینیئر وزیر بشیر بلور صاحب کا، وہ اپنے وزیروں کو سمجھائیں گے کہ جن کی بزنس ہے، ان کو ضرور ادھر آنا چاہیئے۔ یہ بھی پینڈنگ کریں؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: میں ان شاء اللہ یہ یقین دلاتا ہوں ہاؤس کو کہ منسٹروں سے کہیں گے کہ مہربانی کر کے اپنے ٹائم پر آئیں اور اپنے کوسچنز کے جواب دیا کریں۔

Mr. Speaker: This is also kept pending. Again Noor Sahiba.? یہ بھی وہی ہے؟

محترمہ نور سحر: نشته، منسټر صاحب نشته۔

جناب سپیکر: کوسچن نمبر؟

محترمہ نور سحر: سر، کوئسچن نمبر خو بہ اووایم خو هغه نشته۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر؟

محترمہ نوسحر: کوئسچن نمبر26۔

جناب سپیکر: 25 کہ 26؟

محترمہ نور سحر: 25 او شو سر، 26۔ 25 لیبر منسټر صاحب نشته کنه؟

جناب سپیکر: وہ بھی نہیں ہے؟

محترمہ نور سحر: جی۔

Mr. Speaker: Kept pending.

(Applause)

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، جن میں: جناب حبیب الرحمان تنولی صاحب 12-11؛ جناب میاں نثار گل صاحب 12-10تا12-26؛ وجیہہ الزمان صاحب 12-11؛ حاجی ہدایت اللہ خان صاحب 12-12، نہیں 12-11و12-12؛ آصف بھٹی صاحب 12-11؛ فضل اللہ صاحب 12-11؛ عنایت اللہ جدون صاحب 12-11؛ ڈاکٹر ذاکر اللہ صاحب 12-11اور اکرم خان درانی صاحب 12-11تا12-14:

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر صاحب! میں ایک-----

جناب سپیکر: ودریږئ جی، بس دا یؤ خو دی، بیا ستاسو هاؤس دے چې څه وایئ۔یہ تھوڑا سا، بس یہ ختم کرتا ہوں پھر آپ کی مرضی ہے جو آپ کہیں گے، وہ کریں گے جی۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Ji Bismillah, Abdul Sattar Khan, to please move your call attention notice No. 814.

جناب عبدالستار خان: تھینک یو سر۔ جناب سپیکر، میں اپنی طرف سے یوتھ اسمبلی کے ممبران کو اس اسمبلی میں آنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں، بہرحال میں ایک جوان ہوں تو میرا حق بنتا ہے کہ ان کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ستار خان! یہ تو پھر وزیر صاحب نہیں ہیں۔

جناب عبدالستار خان: کیونکہ اس کو لانا لازمی ہے، اس لحاظ سے لازمی ہے کہ تمام جو ڈاکٹرز تھے، انہوں نے ہڑتال بھی کی ہے اور اسمبلی کے سامنے بھی آئے تو گورنمنٹ کی طرف سے جواب ملنا چاہیئے اس کا اور اسمیں معقول تجویز میں رکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹریژری بنچز سے کوئی Ready ہے اس جواب کیلئے؟ ہیلتھ منسٹر نہیں ہے۔ ٹریژری بنچز سے کوئی ہے؟ This is kept pending۔

جناب عبدالستار خان: نہیں سر، سار پینڈنگ کر کے کس طرح وہ کریں گے؟

(شور)

جناب سپیکر: یہ ہمارے چھوٹے بچے آئے ہیں یوتھ اسمبلی کے، وہ آپ سے کیا سیکھیں گے؟

جناب عبدالستار خان: یہی سیکھیں گے۔

جناب سپیکر: بری بات ہے، Embarrassing ۔

Hafiz Akhtar Ali Sahib, please move your call attention notice No. 817.

حافظ اختر علی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کے طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ میرے حلقہ PK 28 مردان میں حاجی آباد مسلم آباد روڈ جس کی منظوری اور ٹینڈر ہو چکا ہے اور ورک آرڈر ٹھیکیدار کو جاری ہو چکا ہے لیکن کام بند پڑا ہے جس کی وجہ سے علاقے کے عوام میں اشتعال اور بے چینی پائی جاتی ہے، لہذا حکومت فوری نوٹس لیکر مسئلہ حل کروائے۔

جناب سپیکر صاحب، دا د پچیس لاکھ روپو د لاگت یؤ روډ دے او په دې باندې د ډیر وخت نه کار شروع شوے دے خو هغه کار بند دے، لهذا منسټر صاحب ستاسو په خدمت کښې دا گزارش کوم چې هغوی د دا ډائریکشن جاری کړی او د دې سره د جناب سپیکر صاحب، منسټر صاحب دا یؤ ډائریکشن هم جاری کړی، زما په حلقه کښې دا د میاں خان، د سنگاهو او د دغالئ ټیوب ویلې

د ډیرو ورځو نه بند دی او د هغې هغه ټرانسفرمرې خرابې دی، چا کښې څه کار دے، لهذا د منسټر صاحب نه دا استدعا کوؤ چې دا ډائریکشن هغوی ډیپارټمنټ ته ورکړی پبلک هیلتھ ته چې د څښکلو د اوبو دا مسئله زر تر زره حل کړی۔

جناب بشیر احمد بلور {سینئیر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی۔ آنریبل سینئیر منسٹر، بشیر بلور صاحب۔

سینئیر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، زمونږه حافظ اختر علی صاحب چې دا کومه خبره وکړه د روډ په باره کښې نو د یخنۍ په وجه 'پریمکس' نشی کیدے خو بیا هم زه به پته کوم چې دا ولې لیټ شو؟ خو د هغوی چې ما ته کوم جواب ملاؤ شوے دے، هغوی دا وائی چې د یخنۍ په وجه 'پریمکس' نه کیږی نو په دې وجه په هغه روډ باندې کار بند دے خو زه به ورته وایم چې دا د Expedite کړی نو دا سې 'پریمکس' څه طریقه ورله اوباسی چې زر تر زره کار اوشی۔ بل دوئ د خپلو ټیوب ویلو خبره وکړه، زه محکمې ته، د هغوی څوک نه څوک به ناست وی، زه هغوی ته انسټرکشنز ورکوم چې کوم ځائے ټرانسفرمر سوزیدلے دے یا ښه یا بد، پکار دا ده چې اوبه خو د خامخا چالو شی ولې چې دا اوبه د خلقو Necessity of life دے، په دیکښې خو محکمې له پکار ده چې هیڅ Delay ونکړی او زر تر زره ورله دا ټیوب ویلونه ټهیک کړی۔

Mr. Speaker: Thank you. The honourable Minister for Law on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, but where is Law Minister Sahib?

(Pandemonium)

جناب شاه حسین خان: جناب سپیکر صاحب! زه یؤ خبره کول غواړم۔

(شور)

جناب سپیکر: ترسکونه که وی هله؟ (مداخلت) نه که ترسکونه خبره وی، (مداخلت) نه د لچسپه خبره که وی هله؟

(شور)

جناب سپیکر: جی۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر! یہ عجیب بات ہے کہ روزانہ منسٹر صاحبان ہاؤس میں موجود نہیں ہوتے، یہ تو ہماری اور اس ہاؤس کی۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: جی مفتی کفایت اللہ صاحب۔ مفتی کفایت اللہ صاحب څه وائی ؟

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، بہت زیادہ شکریہ۔ ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری اسمبلی باقی Sister Assemblies کے مقابلے میں زیادہ Mature ہے اور ہماری بہت اچھی روایات ہیں۔ ہم تو آج تک یہی بات کر رہے تھے لیکن آج ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ ہماری سرکار، دولت مدار، اسمبلی میں دلچسپی نہیں رکھتی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ بہت سارے سوالات آپ کو پینڈنگ کرنا پڑتے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ وزراء کی طرف سے ہمارے سسٹم پر عدم اعتماد ہے اور ان کی دلچسپی نہیں ہے۔ ایسے وقت میں کہ جب ہم مختلف خطرات سے گزر کر اس جمہوریت کو مکمل کرتے ہیں تو وہ ان اداروں کا احترام نہیں کرتے۔ میں اپنے اپوزیشن ساتھیوں سے بھی کہوں گا اور اپنی طرف سے وزراء کے اس رویے کے خلاف ہم ٹوکن واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر مفتی کفایت اللہ رکن اسمبلی اور دیگر حزب اختلاف کے اراکین واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: مفتی صاحب! مفتی صاحب، بات سنیں۔ (قہقہہ) میں تو سوچ رہا تھا کہ آپ کوئی مزاحیہ بات کریں گے، آپ تو روٹھ گئے۔

(شور)

جناب سپیکر: قلندر لودھی صاحب! (قہقہہ) میاں صاحب! راوله ئے، دا د دوئ د پاره به یؤ کوؤ څه، ارباب صاحب! ورشه دا دغه راوله، ممبران صاحبان جی۔

سینئیر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: آنریبل بشیر بلور صاحب۔

سینئیر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، دومره بنکلې خبره ده۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میاں افتخار صاحب اور ارباب ایوب جان صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! دومره صحیح خبره ده چې نن زمونږ نگهت اورکزئی صاحبه د هغوی سره واک آؤټ ونکړو، دا د پیپلز پارټئ ممبره شوه نو زه ورله مبارکباد ورکوم-----

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین واک آؤٹ ختم کرکے ایوان میں تشریف لے آئے)

(تالیاں)

سینیئر وزیر (بلدیات): چې دے نن د حکومتی پارټئ، پکار دا ده چې دا دیخوا کښینی، تاسو د دې سیټ هم دیخوا واړوئ (تالیاں) چې دا زمونږ د حکومتی پارټئ غړې شوه نو د دې مهربانی چې دې واک آؤټ ونکړو او مونږه مبارکباد هم ورله ورکوؤ چې دا په پیپلز پارټئ کښې شامله شوه۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں شکریہ ادا کرتی ہوں بشیر صاحب کی مبارکباد کا، تھینک یو اور جناب سپیکر صاحب، اس ہاؤس میں تمام لوگوں کا جنہوں نے مجھے مبارکباد دی۔ میں اور تو کچھ یہاں ہاؤس میں نہیں کہونگی، کوئی شخص کہیں کسی اور وجہ سے نہیں جاتا، میں نے اس دن ایک جلسے میں بھی اپنی کسی بہن سے بلکہ فائزہ سے پوچھا کہ اس سیچویشن میں مجھے کیا کہنا چاہیئے اور میں ان کی بڑی مشکور ہوں کہ مجھے حسب حال انہوں نے ایک شعر دیا:

؎ کیوں پوچھتے ہو مجھ سے کہ تیرا آنچل کہاں گیا تنگ آکر تیرے ستم سے میں نے پرچم بنا دیا

(تالیاں)

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر! اس رپورٹ کو پیش کرنا ہے، اگر آپ-----

جناب سپیکر: او دا خو به خامخا، ودریږه که دا دغه زر را اورسی یا۔

پالیسی اصول 2011 پر عملدرآمد کی رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: Ji, the honourable Minister for Law, the honourable Senior Minister for Local Government, on behalf of honourable Chief Minister Khyber Pakhtunkhwa, to please lay on the table of the House the report on the Observance and Implementation of the Principles of Policy for the year 2012.

Mr. Bashir Ahmad Bilour {Senior Minister (Local Government)}: Thank you very much, Mr. Speaker-----

Mr. Speaker: Sorry, 2011.

Senior Minister (Local Government): Yes. On behalf of the Chief Minister, the report on the Observation and Implementation of the Principles of Policy میں اسمبلی میں پیش کرتا ہوں

Mr. Speaker: It stands laid. Dr. Iqbal Din Fana Sahib, member Standing Committee No. 12 on Health, to please move his motion

لیکن یہ تو پھر بھی منسٹر نہیں ہے، Extension غواړئ کنه؟

ڈاکٹر اقبال دین: جی۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

جناب سپیکر: جی ڈاکٹر صاحب، ڈاکٹر فنا صاحب۔

مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ کی مدت میں توسیع کیلئے تحریک کا پیش کیا جانا

Dr. Iqbal Din: I beg to move under sub rule (1) of rule 185 of Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 that the time for presentation of the report of Standing Committee No. 12, on Health Department, may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that extension in period may be granted to the honourable member of the Standing Committee No. 12, on Health Department, to present the report of the Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, extension in period is granted.

مجلس قائمہ برائے محکمہ صحت کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Honourable Dr. Iqbal Din Fana Sahib, member Standing Committee No. 12, on Health Department, to please present before the House the report of the Committee.

Dr. Iqbal Din: I beg to present the report of the Standing Committee No. 12 on Health Department in the House.

Mr. Speaker: It stands presented.

مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ کی مدت میں توسیع کیلئے تحریک کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 11. Alamgir Khalil Sahib, member Standing Committee No. 5, on Agriculture, to please move his motion. Alamgir Khan Khalil Sahib, please.

Mr. Muhammad Alamgir Khalil: Thank you very much, Speaker Sahib. On behalf of the Chairman, Standing Committee No. 5, on Agriculture and Livestock Department, I beg to move under sub rule (1) of rule 185 of Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, that the time for presentation of the report of the Standing Committee No. 5, on Agriculture and Livestock may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that extension in period may be granted to the honourable Member of Standing Committee No. 5, on Agriculture, to present the report of the Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Extension in period is granted.

مجلس قائمہ برائے محکمہ زراعت کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 12. Honourable Alamgir Khalil Sahib, member Standing Committee No. 5, on Agriculture, to please present before the House, the report of the Committee. Alamgir Khan Khalil Sahib, please.

Mr. Muhammad Alamgir Khalil: Thank you very much, Speaker Sahib. On behalf of the Chairman, Standing Committee No. 5, on Agriculture and Livestock, I beg to present the report of the Standing Committee No. 5, on Agriculture and Livestock in the House. Thank you, ji.

Mr. Speaker: It stands presented.

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): سپیکر صاحب!

Mr. Speaker: Ji honourable Sardar Hussain Babak Sahib, Minister for Education.

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: شکریہ سپیکر صاحب۔

Mr. Speaker: Welcome ji.

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): دا مو پہ زور راوستے دے۔

جناب سپیکر: ھغه پہ زور د راوستے دے۔

وزیراطلاعات: او جی۔

جناب سپیکر: اف دا خو۔۔۔۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، پرون چې په پیرس کښې د یونیسکو په هیډ کوارټر کښې د ملاله یوسفزئی په یاد کښې چې کوم لوئے فنکشن شوے دے، د هغې په حواله باندې صدر صاحب هم په هغې کښې شرکت کړے دے او بیا هلته یؤMoU هم Sign شوے دے۔ مونږ د خپل طرف نه د ملاله یوسفزئی والد صاحب ضیاء الدین ته چې د اقوام متحده د طرف نه د ایجوکیشن د پاره خصوصی مشیر مقرر شوے دے، په هغې باندې مبارکباد هم ورکوؤ او د دې سره سره د اقوام متحده شکریه هم ادا کوؤ چې هغوی ملاله یوسفزئی چې زمونږ د دې پښتنې خاورې د تعلیم د فروغ د پاره یؤ آواز وو، هغې ته په ټولو دنیا کښې تقویت ملاؤ شو او د دې سره سره مونږ دا ګڼو چې د ملاله یوسفزئی پلار چې دے، هغوی ته په اقوام متحده کښې نمائندګی ورکول، هلته دومره منصب ورکول دا بالعموم د پاکستان د پاره ډیره لویه د فخر خبره ده او بیا په ډیر خصوصی توګه باندې د پختونخوا د پاره او بیا د سوات د پاره دا ډیر لوئے اعزاز مونږه ګڼو۔ نو مونږه اقوام متحده ته، د هغوی هم شکریه ادا کوؤ، د هغوی مننه هم کوؤ او د دې سره سره چې هلته 'Malala Fund for Girls` right to Education' چې هغه کوم فنډ جوړ شوے دے، په هغې کښې صدر صاحب بیا اعلان هم کړے دے او دا فنډ به په دې ټوله نړئ کښې، په هغه خاوره کښې، په هغه وطن کښې به دا استعمالیږی چې کوم ځائے کښې War affected students وی۔ مونږه به د دې سره سره اقوام متحده ته دا هم درخواست کوؤ، دا مطالبه به کوؤ چې زمونږ دا خاوره چې ده، دا تعلیم تاسو ته هم معلومه ده، د ټولې دنیا هم په نظر کښې ده چې تعلیم چې دے، هغه دلته د ترهه ګرو په نظر کښې دے، نو مونږ به دا غوښتنه کوؤ چې د دغه فنډ زیاته حصه زمونږ په وطن کښې ولګی چې هغه ماشومانې چې کوم د سکولونو نه بهر دی یا هغه ماشومان چې د سکولونو نه بهر دی چې هغوی سکولونو ته راشی۔ سپیکر صاحب، مونږه د خپلې ټولې اسمبلئ د طرف نه او د دې ټولې صوبې د طرف نه د اقوام متحده ډیره

زیاته شکریه ادا کوؤ چې زمونږ آواز کښې ئے آواز شامل کړو او مونږ له ئے دومره تقویت راکړو۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: شکریه بابک صاحب۔ تاسو خو هډو Appreciate نکړو؟ دومره ښه نیوز ئے درکړو او تاسو۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی میاں افتخار صاحب! تاسو څه وئیل؟

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ودریږه۔۔۔۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جی زه شکریه ادا کوم بیا به که دوئ اوفرمائی ښه ده۔

جناب سپیکر: جی میاں افتخار حسین صاحب۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، ستاسو شکریه۔ زه د مفتی کفایت صاحب، د سکندر صاحب او د هغوی د ملګرو د ټولو ډیر مشکور یم چې هغوی چې کومه مسئله په ګوته کړې ده جی، بالکل ډیره ټهیک ئے په ګوته کړې ده او دا مونږ ته خپله هم احساس دے او د اپوزیشن کار هم دا دے چې د حکومت غلطئ په ګوته کوی۔ د ډیر وخت نه دا خبره راروانه ده چې ډیر وزیران مسلسل غیر حاضر پاتې کیږی۔ که کوم وزیر داسې څه کله کله غیر حاضر وی خو مجبوری به ئے وی، دا مسلسل مجبوری خو ډیره مناسب خبره نه ده او ډیر اهم اهم ډیپارټمنټونه دی جی، نو ټهیک ده چې Collective responsibility ده، مونږ خپله ذمه واری پوره کوؤ، مونږ جواب ورکوؤ خو مسلسل د اپوزیشن د طرف نه چې دا خبره رااوچتیږی، دا زمونږ په حق کښې ده ځکه چې دا پریس والا ګوری او زمونږه روزانه، مونږه وایو چې اجلاس شته نه، اجلاس شته نه نو چې اجلاس راشی بیا ئے سنجیده اخلو نه، نو دا ډیره ښه خبره نه ده جی چې وزیر په دفتر کښې هم نه وی او په اسمبلئ کښې هم نه وی۔ نو دا بنده وائی چې درخواست به رالیږی، چا ته به بیا وائی، څه د بیمارئ خبره به وی، فارن کښې به وی، نو که موجود وی او د اسمبلئ اجلاس له نه راځی نو زه بخښنه غواړم، زه خپله د حکومت په حساب

باندې ذمه وار يم او زه چې دا سې خبره کوم نو زما سره بنائی نه، خو زه د اسمبلئ ممبر هم يم او دا د اسمبلئ زمونږ چې کوم عزت دے، احترام دے، په هغې کښې فرق راځی چې دلته وزيران پخپله راځی نه نو پکار دا ده چې مونږ په حکومتی سطح باندې هم تاکيد وکړو او تاسو د اسمبلئ په سطح هم دا تاکيد وکړئ چې وزيران خدائے ته وګورئ بار بار تاسو ډيرو وزيرانو ته By name وئيلې شوی دی، د هغې نه باوجود هم دا خلق حاضر نه وی، نو که By name هم يؤ سړے نه حاضريږی نو دا مناسب خبره په هيڅ قيمت نه ده۔ لهذا مونږ ستاسو د هغې خبرې عزت ساتل غواړو چې سپيکر به يؤ خبره په اسمبلئ کښې وکړی او بلا وجې يؤ وزير به حاضر نه وی نو دا ښه خبره نه ده۔ بالکل مونږ د اپوزيشن د دې خبرې سره ملګرتيا کوؤ او په دې ئے شکريه ادا کوؤ چې مونږ ورته صرف دومره وئيل چې ستاسو خبره ټهيک ده، تاسو مونږ ته پوائنټ آؤټ کړه او هغه به په ريکارډ راشی، زمونږ چې څه کوشش دے، هغه به کوؤ۔ دوئ چې کوم دے نو هغه خپل بائيکاټ ختم کړو او دلته راغلل، د دوئ شکريه ادا کوؤ۔ ډيره مهربانی، شکريه جی۔

جناب سپیکر: جی-----

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپيکر صاحب!

جناب سپیکر: ودريږه دا مرور راغلی دی چې د دوئ پرې خبره اول واؤرو نو۔ جی مفتی کفايت الله صاحب! ترسکونې خبرې وکړه، هر وخت-----

مفتی کفایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ډيره شکريه جی۔ آج جو ہم نے واک آؤٹ کیا ہے، وہ ہم نے سسٹم کے حق میں واک آؤٹ کیا ہے اور ہم نے اس کو پوائنٹ سکور کرنے کیلئے نہیں کیا کہ ہم حکومت کو خدانخواستہ ملامت کرنا چاہتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ جمہوریت جس کے اندر دو دفعہ ہم کو پانچ پانچ سال پورے مل رہے ہیں، بہت بڑی قربانیوں کے بعد ہمیں یہ جمہوریت ملی ہے۔ ہمارے قریب ہی ہندوستان میں جمہوریت کو قتل نہیں کیا گیا تو اس کو آج ایک بہت بڑی جمہوریہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور ہمارے یہاں جمہوریت کا گلہ گھونٹا گیا اور عوام کو موقع نہیں دیا گیا۔ بہت مشکل کے بعد ہم اس پوزیشن میں آئے ہیں کہ آج ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ دو دفعہ ہم نے پانچ سال پورے کئے ہیں، آئندہ بھی ان شاء اللہ اسی طرح ہو گا۔ میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اگر خدانخواستہ سسٹم ٹوٹتا ہے تو جناب سپیکر، یہ آپ

کیلئے بھی اچھا نہیں ہے، یہ گورنمنٹ کیلئے بھی اچھا نہیں ہے، یہ اپوزیشن کیلئے بھی اچھا نہیں ہے اور اگر یہ سسٹم رہتا ہے تو ہم عوام کی نمائندگی کرتے ہیں تو یہ سب کے حق میں ہے۔ بے شک یہاں پر حکومت کرنے والی چیئر کونسی ہے اور اپوزیشن والی چیئر کونسی ہے، یہ ہمارے اندر کی باتیں ہیں لیکن یہاں ایک کلب کے لوگ ہیں، ہم نے اس ملک کو آگے لے جانا ہے، ہم نے اس ملک کو ترقی کی طرف لے جانا ہے۔ جناب سپیکر، ہمارا صوبہ تو خاصکر انہی روایات کا امین ہے کہ یہاں دہشت گردی کے خلاف جنگ ہے، اس کے باوجود یہ پنجاب کی طرح اسمبلی نہیں ہے اور اس کے باوجود یہ سندھ کی طرح اسمبلی نہیں ہے۔ یہاں کوئی میری معزز خاتون اس کو کسی نے یوں کر کے اشارہ نہیں کیا ہے، آپ کی بہت اچھی Contribution ہے ماشاء اللہ اور ہم سارے آپس میں اسی طرح رہتے ہیں کہ جس طرح کہ بھائی اور بہن رہتے ہیں، ہم ایک سسٹم کے لوگ ہیں۔ جب ہمیں اس قسم کے چیلنجوں کا سامنا ہے تو پھر تو ہمیں ذمہ داری کا ثبوت دینا پڑے گا اور زیادہ ذمہ داری میرے وہ ساتھی دیں گے جو حکومت کے اندر ہیں یا وزیر ہیں۔ جناب سپیکر، ایسا نہیں ہوا کہ آپ نے کہا ہے کہ فلاں دن فلاں وزیر ضرور حاضر ہو، میں بہت ادب سے کہتا ہوں کہ اس کے باوجود بھی ایسا نہیں ہوا۔ جب وہ یہاں نہیں ہوتے تو کیا وہ اپنے دفتروں میں بیٹھتے ہیں؟ تو میں آپ کو یہ بھی اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ دفتروں کا حال بھی ایسا ہی ہے اور عوام بہت زیادہ پریشان ہیں۔ ہم نے اسلئے اس کمزوری کو سامنے لاکر کہ آپ رولنگ دیں گے، سینیئر منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں، وہ پابند کریں گے کہ آج کے بعد کوئی وزیر سپیکر صاحب سے چھٹی کے بغیر رخصت پہ نہیں ہوگا۔ اب سسٹم تھوڑا رہتا ہے، یعنی اس مدت کو پورا کرنا ہے۔ کم از کم ہم اپنی روایات کو ساڑھے چار سال کیلئے خراب نہیں کرنا چاہتے اور اپنی روایت کو قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ جس طرح میری اسمبلی کی یہ خصوصیت ہے کہ یہاں زرداری صاحب نے خطاب کیا ہے اور کسی آدمی نے نہ 'Go Go' کہا ہے اور نہ 'No No' کہا ہے اور ان کے خطاب کے دوران ہر ایک آدمی نے یہ بتادیا ہے کہ یہ Hospitality کا صوبہ ہے اور یہ صوبہ مہمان نوازی کا صوبہ ہے اور یہاں اگر اپوزیشن نے بات کی ہے تو میں گورنمنٹ کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے معقول بات کو مانا ہے۔ جس طرح آج میاں افتخار صاحب اور ارباب ایوب جان صاحب ہمارے پاس تشریف لائے تو سکندر خان شیرپاؤ نے بھی اور ہم نے بھی یہ کہا کہ یہ تو ہماری اجتماعی ذمہ داری ہے، پھر اس کی اپنی روایات ہیں۔ آج میری نوجوان نسل اس اسمبلی سے سیکھنے کیلئے آتی ہے اور میں ان کے سامنے اپنی کمزوری بتاتا ہوں کہ میری یہ کمزوری ہے، میری یہ کمزوری ہے اور میں اسلئے کر رہا ہوں کہ مجھے اپنی

کمزوری نہیں چھپانی چاہیئے تاکہ آنے والی نسل ہماری اچھی باتوں کو Follow کرے، اس لحاظ سے (تالیاں) اس میں ہم نے واک آؤٹ کیا ہے اور ہمارے واک آؤٹ کو یقین دہانی کی وجہ سے ہم نے تو ختم کر دیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کی چیئر سے یہ رولنگ آئے گی کہ آئندہ کسی وزیر کو اجازت نہیں ہوگی کہ وہ خاصکر اپنے سوالات کے دن سے اور یا اسمبلی سے وہ غیر حاضر رہے۔ مجھے امید ہے جب آپ یہ رولنگ دیں گے تو ہماری بہت ساری تشفی ہو جائے گی۔ آپ کا بہت زیادہ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی آنریبل بشیر بلور صاحب، سینیئر منسٹر۔

سینیئر وزیر (بلدیات): Thank your very much۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں اور میں نے تو اس وقت، جس وقت انہوں نے فرمایا تو میں نے اس وقت بھی یہ کہا کہ بالکل ہم آپ سے Agree کرتے ہیں، ہمارے منسٹروں کو ہونا چاہیئے اور وہ موجود نہیں ہیں، میں نے اس وقت معذرت بھی کی۔ اس کے باوجود آپ کا ایک سیاسی حق تھا، آپ نے واک آؤٹ کیا اور آپ کے شکر گزار ہیں کہ آپ تشریف بھی لائے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ اسمبلی جو ہے دو دفعہ پانچ سال پورے کر رہی ہے۔ میں صرف یہ Correction کرنا چاہتا ہوں کہ پہلی اسمبلی نے ایک مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کی صدارت کے نیچے پانچ سال پورے کئے اور یہ اسمبلی ایک پولیٹیکل، ایک سیاسی، ایک Elected president کے Under جو ہے ان شاء اللہ ہم پانچ سال پورے کریں گے (تالیاں) اور ہم اس بات پہ فخر کرتے ہیں کہ ہم نے جدوجہد کر کے، ہم نے بہت جدوجہد کر کے جیلوں میں جا کر یہ جمہوریت بحال کی اور ان شاء اللہ اس جمہوریت کو ہم آگے بڑھاتے رہیں گے اور میں ان سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ جس طرح انہوں نے فرمایا، جو منسٹرز صاحبان موقع پہ نہیں تھے جن کے کوئسچنز ہیں، یہ سب وزیر اعلیٰ صاحب کو میں Explain کرونگا اور ان سے میں کہوں گا کہ وزیر اعلیٰ کے لیول پہ منسٹروں سے بات کی جائے کہ وہ موقع پہ موجود ہوں اور یہ حق ہے آپ کا اور یہ اسمبلی ہے ہی اسی لئے۔ یہ کوئسچنز جو ہوتے ہیں، یہ عوام کیلئے ہوتے ہیں، عوام کی اچھائی کیلئے آپ لوگ ہمیں گائیڈ لائنز دیتے ہیں، ہم فخر محسوس کرتے ہیں کہ اللہ کا شکر ہے کہ ہماری اسمبلی کو ایک جرگے کی طرح ہم یہاں چلا رہے ہیں، اللہ کا شکر ہے، نہ پنجاب کی طرح، نہ سندھ کی طرح، نہ کسی اور اسمبلی کی طرح یہاں پر کبھی بھی ایسا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا اور ہم نے یہاں انگلی سے بھی ایسا کر کے اشارہ نہیں کیا مگر آپ کو میں دیکھتا رہتا ہوں، آپ ادھر ادھر اشارے کرتے رہتے ہیں مگر لوگ پوائنٹ آؤٹ نہیں کرتے کہ آپ کدھر اشارے کرتے رہتے ہیں؟ چاہے آپ سکندر خان کو

اشارے کرتے ہیں، چاہے آپ اسرار اللہ گنڈاپور کو اشارہ کرتے ہیں مگر میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ہماری اسمبلی کی روایات ہیں اور اللہ کے فضل سے ہم اس کو قائم ودائم رکھیں گے اور ہم آپ کے ایک بار پھر مشکور ہیں کیونکہ اپوزیشن کا جو Role ہے ہمارے صوبے میں، میرے خیال میں پاکستان میں کہیں بھی نہیں ہے اور ہماری طرف سے جو بھی کوآپریشن ہوتا ہے اپوزیشن کے ساتھ، میرے خیال میں کسی حکومت کا بھی پاکستان میں دوسری حکومت کی اپوزیشن کے ساتھ اس قسم کا کوآپریشن نہیں ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ بشیر بلور صاحب۔ Actually ابھی Fifty three days باقی ہیں، 53 دن باقی ہیں تو (مداخلت) یؤ منټ کنه؟ جب سپیکر بولتا ہے تو تھوڑا سا احترام کیا کریں، تو یہ 53 دن، Fifty three days، (مداخلت) ایک منٹ، ذرا آپ صبر سے کام لیں۔ (تالیاں) اصل میں مجھے خود بھی یہ بہت زیادہ محسوس ہو رہا ہے کہ ہمارا بہت لمبا سیشن ہے، 53 دن باقی ہیں تو 53 دن کس طرح پورے کریں گے ؟۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں کرتے۔

جناب سپیکر: نہیں کرتے ؟ اچھا۔ (قہقہہ) حکومت کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ جتنے بھی وزراء صاحبان ہیں اور جن کی بزنس ہو، کم از کم وہ تو ضرور موجود ہوں۔ واجد علی خان کے دل میں کچھ ہے، شاید یہ اور اچھی بات کر لیں گے۔

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): زه د بابک صاحب خبره Second کومه چې په داسې وخت کښې چې زمونږه ټوله خطه چې ده، هغه د Terrorism ښکار ده او د Terrorism اثرات زمونږ په دې ټول سیکټرز باندې ښکاری، واضح دی خو په دې حواله باندې ایجوکیشن ډیر زیات د Terrorism ښکار شوے دے او په هغې کښې زمونږ ډیر سکولونه او کالجونه Destroy شوی دی او زمونږه زیات خلق په هغې کښې شهیدان شوی هم دی، که سیکورټي فورسز دی، که عوام دی، که پارټي ورکرز دی خو په دیکښې چې د ټولو نه افسوسناکه واقعه شوې وه، هغه د ملاله، چې هغه ماشومه وه، زمونږه School going girl وه او هغه اوویشتې شوه او د هغې دنیا یؤ نوټس واخستلو او په ټوله دنیا کښې د هغې هغه خبره بالکل ډیره په سنجیدګئ سره واخستې شوه۔ خدائے پاک هغه بچ کړه خو Internationally چې هغه کومه Recognize شوه نو دا یقیناً زمونږ د خلقو د

پاره او د امن غوښتونکو خلقو د پاره د خوشحالئ خبره ده او د هغې په نوم باندې چې کوم فنډ قائم شولو Internationally چې په هغې کښې زمونږ پریذیډنټ فرانس ته لاړو۔ د فرانس گورنمنټ یا یونیسکو نو یقیناً چې دا هم د خوشحالئ خبره ده چې هغه خلق، هغه بچیانې چې د تعلیم نه محرومه دی د هغوی د پاره د تعلیم انتظام په ټوله دنیا کښې اوشی نو یقیناً دا د خوشحالئ خبره ده چې څومره ایجوکیشن زیاتیږی نو د هغې په حواله باندې به په هغه Societies کښې، په هغه معاشرو کښې Changes راځی۔ نو که دا فنډ چې کوم جوړ شو او د هغې والد ضیاء الدین صاحب ته چې د تعلیم د یؤ سفیر په حواله باندې کومه ذمه داری اوسپارلې شوه نو په هغې باندې مونږه هغه ته مبارکی هم ورکوؤ او د یو این او شکریه هم ادا کوؤ خو لکه څنگه چې بابک صاحب اووئیل چې زمونږه دا علاقه چې یقیناً ډیره زیاته په تعلیم کښې وروستو پاتې شوه، هغه که Tribal belt دے او که زمونږه Settled area ده نو که د دې فنډ زیاته حصه زمونږه په تعلیمی سیکټر کښې Use شی۔ زمونږ به درخواست دا وی یو این او ته، یونیسکو ته چې هغه زیاته حصه چې ده، هغه زمونږ په تعلیمی سیکټر کښې خرچ کړی-----

جناب سپیکر: ان شاءاللہ۔

وزیر ماحولیات: نو مونږ به د هغوی شکریه ادا کړو او یؤ ځل زه بیا د یو این او او د هغې ټولو خلقو شکریه ادا کوم چې هغوی دا فنډ قائم کړو۔

جناب شاه حسین خان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: شاه حسین صاحب، ډیر مختصر۔ مختصر خبره به کوئ۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: په دوئ پسې۔ مختصر خبره جی، نماز کا وقت ہو رہا ہے بس دو دو باتیں۔ جی شاه حسین صاحب۔

جناب شاه حسین خان: زما خبره دومره اوږده نه ده جی۔ مسلم لیگ (ن) والا ورونو هم واک آؤټ کړے وو او هغوی ته هڅو چاست هم ونکړو او هغه غریبانان هلته هغه شان ناست دی، ما وئیل چې هغوی راولئ۔

جناب سپیکر: (قہقہہ) وہ ذرا زیادہ دور جا رہے تھے، میرے خیال میں ان کو موقع مناسب ہی لگا۔ جی عطیف خان!

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): دا رشتیا دی؟

جناب سپیکر: میاں افتخار صاحب! څنګه۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: ما وئیل جی چې دا واک آؤټ ئے رشتیا کړے دے؟

جناب سپیکر: نہیں، ان کو جلدی تھی اسلام آباد جانے کی۔ جی عطیف خان!

جناب عطیف الرحمان: ډیره مهربانی جی۔ سپیکر صاحب، زه ستاسو توجه یو ډیر اهم څیز ته راګرځول غواړمه۔ په یونیورسټی روډ باندې جی زمونږه په دوه Underpasses باندې کار شروع دے او تاسو ته ښه پته ده چې یره یونیورسټی روډ څومره Busy سړک دے۔ سپیکر صاحب، تقریباً څلور پینځه میاشتې وشوې او په هغې باندې کار ډیر زیات Slow روان دے نو مهربانی د وکړې شی چې یره په دې باندې یعنی 'ډے نائټ' کار د پرې شروع کړی او خلقو ته ډیر لوئے مشکل دے۔ یو طرف ته آرمی والا د ګورا قبرستان سره ناکه لګولې ده، په ګهنټو ګهنټو خلق ولاړ وی جی، په دیګښې مریضان راځی، په دیګښې د ایکسیډنټ کیس راځی نو پکار دا ده چې یره داسې هدایات هغوی ته ملاؤ شی چې شپه او ورځ پرې کار وکړی او میاشت یو نیمه کښې د دغه ځائے 'کمپلیټ' کړی۔ دا خو دومره غټ کار نه دے جی په سړک باندې یو معمولی شان سورے کول دی۔

جناب سپیکر: دا سورے دومره ګران شولو؟ جی آنریبل بلور صاحب۔

جناب محمد ایوب خان (وزیر برائے سائنس ٹیکنالوجی اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی): سپیکر صاحب!

سینئر وزیر (بلدیات): (وزیر برائے سائنس ٹیکنالوجی سے) تاسو هم دا خبره کوئ؟

وزیر برائے سائنس ٹیکنالوجی اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی: نه جی، نه۔

سینئر وزیر (بلدیات): دا څنګه چې عطیف صاحب خبره وکړه، په دې باره کښې چیف منسټر صاحب هم نوټس اخستے دے او ما هم نوټس اخستے دے انشاءالله، اصل کښې داسې ده چې مونږه روډ بند کړے نه دے خو هغه روډ چې دے لږ کم شوے دے نو د هغې په وجه باندې ټریفک هلته بند هم وی او بیا څنګه چې ناکه

لګیدلې ده او بیا حالات هم داسې دی، خدائے مه کړه پکښې هر څه کیدے شی، نو ما انسټرکشنز ورکړی دی چې دا Within two months انشاء الله دا دواړه Underpasses چې دی، دا د Within two months مکمل شی۔

جناب سپیکر: نہیں یہ دومہینے آج کے بعد ہیں یا پہلے سے دیئے ہیں؟

سینئیر وزیر (بلدیات): نہیں، آج کے بعد دومہینوں میں وہ 'کمپلیٹ' ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی کوشش کریں۔ ایوب خان اشاڑی صاحب۔ ایوب خان اشاڑی صاحب۔

وزیر برائے سائنس ٹیکنالوجی اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی: مهربانی جی۔ زمونږه واجد علی خان خبره وکړه د ملاله د ایجوکیشن په حواله باندې جی، نن ورځ خود غرونو عالمی ورځ ده، هغه به ترینه هیره وه، پکار دا وه چې په هغې ئے هم خبره کړے وے خو پرون جی د ټولو نه یو اهم کار چې زمونږه خیبر پختونخواه، زمونږ میاں صاحب، ستاره بی بی چې هغوی د دهشت ګردئ په حواله باندې یو تاریخی Role لری او پرون د انسانی حقوقو عالمی ورځ وه، زمونږه میاں صاحب، ستاره بی بی، د سوات هغه دوه بچئ شازیه او کائنات او زمونږه دلته خورشید ایس پی صاحب چې هغه ذبح شوے وو، ډیر بهادر او نر افسر وو، هغوی له وزیر اعظم صاحب ایوارډ ورکړے دے، په هغې باندې د ټولې اسمبلئ د طرفه او د خپلو ملګرو د طرفه مبارکباد پیش کوؤ (تالیاں) او دلته چې کوم تاوان، کوم زور، کوم د دهشت ګردئ هغه لهر دے نو زمونږ دا قامی مشران چې دی، په هغې کښې په نره باندې ولاړ وی او په دې حواله باندې زمونږ حوصلې اوچتوی، مونږ له هم ډاډ راکوی او ان شاء الله تعالیٰ چې دغه شان دا جهاد به جاری ساتو او دهشت ګردی به د مینځه ختموؤ او دلته پختونخوا، زمونږ ملاکنډ ډویژن، زمونږ سوات دا به یو پرامن خطه له خیره سره جوړوؤ۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان شاء اللہ۔

وزیر برائے سائنس ٹیکنالوجی اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی: په دې حواله باندې جی ما خبره کوله چې دوئ له مبارکباد ورکړو۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: زمین خانه! که چرته خوړه خبره وی نو وکړه چې دا Sitting، اس Sitting کو ذرا میٹھے انداز میں Adjourn کر لوں۔

جناب محمد زمین خان: سر، میں ہمیشہ Realistic بات کرتا ہوں اور جو ٹھیک بات ہوتی ہے، وہ کہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، اگر Sweet انداز میں اس ہاؤس کو Adjourn کر لوں تو اچھا ہو گا۔

جناب محمد زمین خان: Sweet ہے جی۔ سر، ډیره مهربانی شکریه۔ دا بلامبټ ایریکیشن په دیکبنې-----

جناب سپیکر: دا پینډنګ دے، دا پینډنګ دے۔

جناب محمد زمین خان: پینډنګ دے سر خو چونکه رپورټ نن ما ته زما په میز ملاؤ شو-----

جناب سپیکر: په دې باندې چې زه Decision واخلم نو بیا به کوؤ جی۔

The sitting is adjourned till 04:00 pm of Friday afternoon, 14-12-2012; thank you.

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ 14 دسمبر 2012ء بعداز دوپہر چار بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)

ضمیمہ

سوال نمبر 23 منجانب محترمہ نور سحر

کیاوزیر صنعت، حرفت و ٹیکنیکل ایجوکیشن ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) پچھلے پانچ سالوں میں فنی تعلیمی پراجیکٹ کیلئے قرضے استعمال نہ ہونے کی وجہ سے واپس کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو قرضوں کی مالیت، دیئے گئے سود کی تفصیل اور ذمہ دار افسران کے خلاف کارروائی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جواب

_(الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ پچھلے پانچ سالوں میں فنی تعلیمی منصوبے کے قرضے استعمال نہ ہونے کی وجہ سے واپس کئے گئے ہیں۔استعمال نہ ہونے کی وجوہات درج ذیل ہیں:

1۔ 15.7 ملین ڈالر کے منصوبے میں ایشیائی ترقیاتی بینک کے قرضے کے معاہدے اور خیبر پختونخوا حکومت اور وفاقی حکومت کے منظور کردہ منصوبے کے پی سی ون میں 6 ملین ڈالر کے اجراء (Components) میں فرق تھا جس کی وجہ سے منصوبے کے آگے بڑھنے کا عمل بہت سست رفتار تھا۔

2۔ایشیائی ترقیاتی بینک کی رپورٹ کے مطابق منصوبے کا ڈیزائن مقامی حالات کے مطابق حقیقت پسندانہ نہیں تھا اور نہایت پیچیدہ تھا حالانکہ منصوبے کا پی سی ون ایشیائی ترقیاتی بینک کے کنسلٹنٹ نے تیار کیا تھا۔

3۔ مندرجہ بالا تضادات دور کرنے کیلئے محکمہ فنی تعلیم خیبر پختونوا نے مئی 2007، جنوری 2008 اور مارچ 2008 میں ایشیائی ترقیاتی بینک کو قرضے کی مختصگی میں تبدیلی (Reallocation of loan proceeds) کیلئے تجاویز ارسال کیں لیکن ایشیائی ترقیاتی بینک نے کوئی مثبت ردعمل ظاہر نہیں کیا۔

4۔ اگست 2008 میں ایشیائی ترقیاتی بینک، صوبائی اور وفاقی حکومت کے درمیان سہ فریقی اجلاس اقتصادی امور ڈویژن اسلام آباد میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات خیبر پختونخوا (P&D Department) نے صوبائی حکومت کے نمائندے کی حیثیت سے محکمہ فنی تعلیم کی تجاویز کی تائید نہیں کی اور ایشیائی ترقیاتی بینک کیساتھ قرضہ کینسل کرنے پر راضی ہوگیا۔

(ب) منصوبے کی کل مالیت US$ 15.7 million تھی جس میں ایشیائی ترقیاتی بینک کا حصہ US $ 11.00 million تھا۔ کل صرف شدہ قرض US$ 1.937 million (SDR 1.261 million) تھا۔ ایشیائی ترقیاتی بینک صرف خرچ شدہ رقم پر ایک فیصد وصول کرے گا۔ اصل زر اور سود کی وصولی 2013 سے نافذالعمل ہو گی۔ ایشیائی ترقیاتی بینک کے قرضہ واپسی کے شیڈول (Amortization schedule) کے مطابق تمام وصولی نومبر 2036 تک مکمل کر لی جائے گی۔

چونکہ فنی تعلیم اور منصوبے (Project) کے افسروں کی (الف) میں دی گئی وجوہات میں کوئی ذمہ داری نہیں بنتی اور خیبر پختونخوا حکومت یا وفاقی حکومت کو کوئی مالی نقصان نہیں ہوا، اسلئے کسی کارروائی کا جواز نہیں بنتا۔

ایشیائی ترقیاتی بینک کی رپورٹ 'PCR' سے متعلقہ حصوں کی نقول، صرف خرچ شدہ رقم پر سود کے متعلق ایشیائی ترقیاتی بینک سے حاصل کی گئیں معلومات، وضاحت، جدول اور برقیئے (Emails) ایوان کو فراہم کئے گئے۔